اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۴ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۲ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش ۱۲ فروری ۱۹۷۹ء | نمبر ۳۴

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۲ فروری ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

• حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تا حال ناساز ہے ۔ کھانسی اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رہے آمین

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک ربوہ میں خاکسار کے بھتیجے عزیزم رانا محمود خان صاحب ایڈووکیٹ ربوہ پسر مکرم برادرم رانا فیروز خان صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ منظور مبارکہ صاحبہ سلمہا بنت مکرم چوہدری ذکاء اللہ صاحب سکنہ چک ۲۴۴ ر ب ضلع فیصل آباد بالعوض مبلغ ۱۵۰۰۰ روپیہ حق مہر فرمایا ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے ۔

محمد خان رانا ایڈووکیٹ
بہاولنگر امیر ضلع بہاولنگر

جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت

امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰-۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعہ ہفتہ ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہو گی ۔

۱ ۔ ایجنڈا کے لئے تجاویز ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ تبلیغ / فروری ۱۳۵۸ ہش ۱۹۷۹ء مقرر کی گئی ہے تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے اجلاس عام میں پیش ہو کر اور کثرت رائے کی منظوری سے مرکز میں آنی چاہئیں ۔

۲ ۔ نمائندگان مجلس مشاورت کے اسماء ۱۰ مارچ / امان تک دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں ۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں اور حسب قواعد ہو ۔

۳ ۔ جملہ امراء اضلاع کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۷۹ء کے لئے ان کی طرف سے جن جماعتوں کو (مقررہ کوٹہ کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے انکی اطلاعات بالترتیب خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں ۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

بحرِ عرفان کے موتی ' جوامع الکلم ۔ جواہر الکلام

جو مومن اپنے بھائی کے لئے دعا کرے فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں

دوسروں کے لئے دعائیں کرنے سے اللہ تعالیٰ عمر میں برکت عطا فرماتا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ۔ (الحشر ۱۱)

ترجمہ :- اور وہ لوگ جو ان کے زمانہ کے بعد آئے وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ! ہم کو ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں ۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَدْعُوْ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ (مسلم)

ترجمہ :- جو مسلمان بندہ اپنے بھائی کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اتنا ہی (اور ایسا ہی) ہو ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

" دوسروں کے لئے دعائیں کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں ۔ ان کی عمر دراز ہوتی ہے ۔ جیسا کہ فرمایا اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ ۔ دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے ۔ وہ یہی دعا کی خیر ہے جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو ہر آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں " (ملفوظات جلد دوم ص ۴۲)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ **الفضل** ربوہ

۱۴ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

۱۲ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامل غلبہ کے خدائی وعدے اور اُن کا بہر نوع ایفاء

خدا تعالیٰ کے مامور اور ان کے متبعین بھی متبعین ابتدائی زمانہ میں بہت کمزور حالت میں ہوتے ہیں۔ جبکہ ان کے کثیر التعداد مخالفین کی قوت و طاقت اور اقتدار کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے مخالفین قوت و طاقت اور اقتدار کے نشہ میں سرشار ہو کر انھیں طرح طرح کے مظالم کا تختۂ مشق بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ مامورین الٰہی اور ان کے کمزور و بے بس متبعین ان سب مظالم کو صبر و استقامت سے برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔

ان مظلوموں کا واحد سہارا (اور اس جیسا مضبوط اور قوی سہارا کوئی نہیں) ان کا ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا ہوتا ہے۔ وہ ان کی کمزوری اور ظاہری بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں بھی انہیں مسلسل تائید و نصرت اور غلبہ کی بشارتوں سے نوازتا رہتا ہے۔ ان بشارتوں پر ان کے مخالفین ہنستے اور ان کا تمسخر اڑاتے ہیں اور بار بار انہیں طعنے دیتے ہیں کہ کہاں ہے وہ غلبہ اور کب اور کیسے ظاہر ہوگا وہ؟ اس موعودہ غلبہ کو لا کر دکھاؤ۔ حالت یہ ہے کہ جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں اور باتیں کرتے ہیں دنیا پر غالب آنے اور چھا جانے کی۔ مامورین الٰہی اور ان کے متبعین ان دلخراش طعنوں اور اس تمسخر و استہزاء کا بجز اس کے اور کوئی جواب نہیں دیتے کہ انتظار کرو خدا تعالیٰ جب چاہے گا اپنی تقدیر کو ظاہر کرے گا۔ بجز اس کے وہ اور کہہ بھی کیا سکتے ہیں۔ یہ بات ان کے علم میں نہیں ہوتی کہ خدائی وعدے کب اور کس طرح پورے ہوں گے۔ البتہ انہیں یہ پختہ یقین ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ جسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے اور جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ اپنے وعدوں کو ضرور پورا کرے گا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا نہ کرے اس لئے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔ یہ پہاڑوں سے زیادہ مضبوط یقین ہی انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں ان کے لئے بجائے خود ناقابل تسخیر طاقت کا کام دیتا ہے اور اسی کی بدولت ہی ان کے پائے استقلال میں ذرہ بھر بھی لغزش نہیں آتی۔

چنانچہ عین اُس زمانہ میں جبکہ کفار مکہ اپنی طاقت و قوت اور اقتدار کے بل پر سید المعصومین والمطہرین، شفیع المذنبین، خاتم النبیین، سرور کائنات، فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قلیل التعداد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنا رہے تھے اور ان کی ہستی کو کالعدم کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے اس عظیم الشان بشارت سے نوازا:۔

"اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۝" (الکوثر آیات ۲ تا ۴)

ترجمہ:۔ یقیناً ہم نے تجھے کوثر (یعنی ہر چیز کی کثرت) سے نوازا ہے۔ سو تو (اس کے شکر کے طور پر) اپنے رب کی (کثرت سے) عبادت کر اور اسی کی خاطر قربانیاں کر اور یقین رکھ کہ تیرا مخالف ہی ابتر (یعنی اولاد نرینہ سے محروم اور بے نام و نشان) ثابت ہوگا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہجرت کر کے مدینہ پہنچنے پر آپ کو عظیم الشان فتح اور کامل غلبہ کی ان الفاظ میں بشارت دی:۔

"اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ۝"

(النصر آیات ۲ تا ۴)

ترجمہ:۔ جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آ جائے گا اور تو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوں گے اُس وقت تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ (ساتھ) اُس کی پاکیزگی بیان کرنے میں مشغول ہو جائیو اور اُس سے (مسلمانوں کی تربیت میں جو کوتاہیاں ہوئی ہوں اُن پر) پردہ ڈالنے کی دعا کیجیو۔ وہ یقیناً اپنے بندے کی طرف رحمت کے ساتھ لوٹ لوٹ کر آنے والا ہے۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی کمزوری اور کسمپرسی کے عالم میں بھی کامل فتح اور کامل غلبہ کی مسلسل بشارتیں مل رہی تھیں۔ یہ بشارتیں جہاں مسلمانوں کے لئے از حد تقویت اور ازدیاد ایمان کا موجب تھیں وہاں کفار مکہ نے ان بشارتوں کو تمسخر و استہزاء کا نشانہ بنا رکھا تھا۔ وہ طعنہ زن ہوتے ہوئے یہی کہتے تھے کہ یہ فتح اور کامل غلبہ آئے گا کب؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس تمسخر و استہزاء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْفَتْحُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِیْمَانُھُمْ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝ فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّھُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝" (السجدہ آیات ۲۹ تا ۳۱)

ترجمہ:۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ فتح جس کا تم ذکر کرتے ہو اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کب ہوگی؟ تو کہہ دے کہ اس فتح کا دن وہ ہوگا جبکہ کفار کو ان کا ایمان نفع نہیں دیگا اور نہ ان کو ڈھیل دی جائے گی۔ پس تو ان سے اعراض کر اور (ان کے انجام کا) انتظار کر۔ وہ بھی کچھ عرصہ تک ابھی اور انتظار کریں گے۔

کفار مکہ کے اس مطالبہ کا قرآن مجید میں متعدد جگہ ذکر آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی حکم کے ماتحت یہی جواب دیا کہ وَانْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ یعنی تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے تمسخر سے باز آنا تھا نہ آئے۔ وہ استہزاء کرتے ہی چلے گئے۔ ادھر خدائی تقدیر اندر ہی اندر کام کرتی رہی حتیٰ کہ وہ معین وقت آ پہنچا جب فتح مکہ کا مہتم بالشان نشان ظاہر ہو کر کامل غلبہ پر منتج ہوا اور یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آ گیا۔

الغرض کھلی کھلی تائید و نصرت اور کامل غلبہ کے خدائی وعدے جن سے اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں اور متبعین کو ان کی انتہائی کمزوری اور کسمپرسی و بے بضاعتی کی حالت میں نوازتا ہے پورے ہوتے ہیں اور ضرور ہوتے ہیں لیکن ہوتے ہیں اپنے مقررہ وقت پر۔ اس وقت کے دونوں ہی منتظر ہوتے ہیں۔ یعنی ایک طرف مامورین الٰہی اور ان کے متبعین بھی اور دوسری طرف ان کو مظالم کا تختۂ مشق بنانے والے ان کے مخالفین بھی۔ لیکن دونوں کے انتظار میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ ایک طرف یقین محکم اور پختہ ایمان ہوتا ہے اور دوسری طرف تمسخر و استہزاء، تحقیر و تذلیل، افتراء پردازی اور ظلم کی گرم بازاری۔ بالآخر بات خدا ہی کی پوری ہوتی ہے۔ وہ اسی بات کو جو مخالفین حق کو ناممکن نظر آ رہی ہوتی ہے ممکن کر دکھاتا ہے اس لئے کہ اسے ہر قدرت و طاقت حاصل ہے اور کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں ہے۔

○

بے حد و بے حساب خزانہ

نہیں ہے خیر کا پہلو تو یہ کتاب اُٹھا ۔۔۔ اُٹھا یہ دفترِ بے معنی تو شتاب اُٹھ
دِلوں میں گھولتی ہیں زہر تیری تحریریں ۔۔۔ عناد و بغض و کدورت کا یہ نصاب اُٹھا
ہے میرے پاس صداقت کا بحرِ بے پایاں ۔۔۔ تو سطحِ زور پہ اپنے سبھی حباب اُٹھا!
یہ مہر و عشق و وفا کا ہے کارزار یہاں ۔۔۔ کبھی نہ کوئی ہوس کار کامیاب اُٹھا
"اٹھا نہ شیشہ گرانِ فرنگ کے احساں" ۔۔۔ چھلک رہا ہے مدینہ کا جامِ ناب اُٹھا

نصیر اس کی کرم گستری پہ رہ شاداں
خزانہ رب کا ہے بے حد و بےحساب اُٹھا

نصیر احمد خان ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء)

(۲)

اب میں ایک ایسی پیشگوئی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس میں ایک بدترین دشمنِ اسلام کی ہلاکت کی خبر دی گئی اور وہ پیشگوئی پنڈت لیکھرام پشاوری کے متعلق ہے۔

پنڈت لیکھرام ایک نہایت بدزبان آریہ تھا۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارک میں بہت گستاخی کرتا تھا۔ اور آپؐ کے خلاف زبان درازی اس کا روز کا شغل تھا۔ دن بدن اپنی گندہ دہنی اور بدکلامی میں وہ بڑھتا جا رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دریدہ دہن کو بہت روکا لیکن وہ نہ رکا اور شوخیوں اور گستاخیوں میں بے باک ہوتا چلا گیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس دشمن اسلام کے متعلق دعا کی۔ چنانچہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو آپؑ نے اس کے متعلق یہ پیشگوئی شائع فرمائی اور لکھا۔

"اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا

عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا اور اس کے بعد آج ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا نطق ہے۔ اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے۔ اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ ..."

اور پھر آگے چل کر تحریر فرمایا:۔

"اور یہ پیشگوئی اتفاقی نہیں بلکہ اس عاجز نے خاص اسی مطلب کے لئے دعا کی۔ جس کا یہ جواب ملا اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لئے بھی نشان ہے۔ کاش وہ اس حقیقت کو سمجھتے اور ان کے دل نرم ہوتے۔"

(۲۰ فروری ۱۸۹۳ء اشتہار مشمولہ کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام)

اور پنڈت لیکھرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ؎

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ برّانِ محمدؐ

اے نادان اور گمراہ دشمن ہوشیار ہو جا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر جا۔

پھر آپ نے اپنی کتاب کرامات الصادقین میں جو ۱۸۹۳ء کی ہی تصنیف ہے چھ سال کی میعاد کو دہراتے ہوئے یہ شعر لکھا ؎

وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا
سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ

یعنی خدا نے مجھے لیکھرام کے متعلق بشارت دی اور فرمایا ہے کہ عنقریب تو اس عید کے دن کو پہچان لے گا۔ اور اصل عید کا دن بھی اس عید کے قریب ہوگا۔

اس میں پیشگوئی پورا ہونے کے دن کی تائید کر دی کہ وہ عید کے ساتھ کا دن ہوگا۔ بعد کے واقعات اور تفصیلات سلسلہ کے لٹریچر میں اس ملک کے اخبارات و رسائل میں محفوظ ہیں۔ ان سے ثابت ہے کہ پنڈت لیکھرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے عین مطابق ہلاک ہوا۔ چھ سال کے اندر ہلاک ہوا۔ اس کی ہلاکت عید کے دوسرے روز ہوئی۔ قاتل کا پتہ نہ مل سکا۔ اور سامری کے بچھڑے کی طرح اس کی نعش جلائی گئی اور تمام تفصیلات کی طرح یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

غور فرمائیں یہ بات کسی انسان کے بس کی نہیں کہ وہ پہلے سے اتنی تفصیلات کے ساتھ پیشگوئی کرے۔ اس کو شائع کرے اور پھر ایسا ہی وقوع میں آجائے۔ یہ ہیبت ناک نشان اور دلوں کو ہلا دینے والا وقوعہ جس کی قبل از وقت خبر دی گئی تھی۔ یہ اس لئے وقوع میں آیا کہ ایک کامل مقدس کو جو تمام سچائیوں کا سرچشمہ تھا لیکھرام توہین سے یاد کرتا تھا۔ اس لئے خدا نے چاہا کہ اس پیارے کی عزت کو دنیا میں ظاہر کرے جو تمام نبیوں کا سردار اور کائنات کی وجہ تخلیق تھا۔ اور اسی طرح اس برگزیدہ مامور کی سچائی پر دلالت کرے۔ اور اس کی حقانیت پر گواہ ہو۔ جس کے ذریعہ یہ پیشگوئی کئی سال پہلے دنیا میں شائع کی گئی۔ جب یہ زبردست اور عظیم پیشگوئی پوری ہوئی تو مسلمانوں کے گھروں میں خوشی منائی گئی۔ اور یہ شعر پڑھا جانے لگا ؎

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

اس کے بالمقابل لیکھرام نے بھی ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کی تھی اور وہ یہ کہ

"(لڑکا) کیا تین سال کے اندر اندر آپ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور آپ کی ذریت سے کوئی باقی نہ رہے گا۔"

(کلیات آریہ مسافر ص ۵۴۸)

لیکن واقعات اور حقائق گواہی دے رہے ہیں کہ لیکھرام کی پیشگوئی کا ہر حصہ جھوٹ ثابت ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ میں زندہ بھی رکھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ موعود لڑکا بھی دیا۔ جس کی خبر سن کر لیکھرام نے آپ کے خلاف یہ پیشگوئی کی تھی۔ اور اس کے علاوہ بھی کثیر اولاد سے نوازا۔ اس کے برعکس وہ خود تباہ و برباد ہوا۔ اور اس کا نام تک مٹ گیا۔ سچ ہے ؎

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

ایک اور بڑی زبردست پیشگوئی آپ نے ایک مخالف اسلام کے متعلق کی۔ ۱۹۰۳ء کی بات ہے۔ عیسائیوں کا نامی گرامی ڈاکٹر جان الگزنڈر ڈوئی آف امریکہ اسلام کا سخت ترین دشمن تھا۔ اور حضرت سید الانبیاء خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا۔ اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجناب کو یاد کرتا تھا اور توحید اسلام کا استیصال چاہتا تھا۔ اور اس کے پرچہ لیوز آف ہیلنگ Leaves of Healing میں اس کی بدزبانی اور شوخی انتہا تک پہنچ گئی۔ اور نبوت کا جھوٹا دعوےٰ بھی تھا۔ اور اس بات کا متمنی تھا کہ مذہب اسلام دنیا سے مٹ جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے بہت سمجھایا کہ وہ اپنے جھوٹے دعوے اور ننگِ انسانیت و شرافت حرکتوں سے باز آجائے۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ اور اپنی شوخی اور گستاخی میں بڑھتا ہی گیا۔ اور اسلام اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی اور بدکلامی میں حد سے نکل گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے لکھا کہ وہ اپنے دعاوی میں جھوٹا ہے۔ اور اسے مباہلہ کی دعوت دی۔ اور قبل از وقت اسے اطلاع دے دی کہ اگر وہ مباہلہ کے لئے تیار ہوا تو انتہائی حسرت اور ذلت کے ساتھ مرے گا اور اگر مباہلہ کے لئے تیار نہ ہوا تو بھی وہ خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ اور فرمایا کہ

"اور میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔"

امریکہ اور دنیا کے اخبارات نے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتوں کو شائع کیا اور انجام کار جس ہلاکت اور تباہی کی اس کی نسبت پیشگوئی میں خبر دی گئی تھی وہ بڑی صفائی سے پوری ہوئی۔ اس کی زندگی کے ہر ایک پہلو پر آفت آپڑی۔ اس کا خائن ہونا ثابت ہوا۔ اور شراب کو وہ اپنی تعلیم میں حرام قرار دیتا تھا۔ لیکن خود شراب خور ثابت ہوا۔ اپنے شہر صیحون سے بڑی حسرت سے نکالا گیا۔ سات کروڑ روپیہ نقد جو اس کے پاس تھا اس کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کے دشمن ہو گئے۔ اس کے باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولد الزنا ہے۔ اور اس کی تمام لاف و گزاف جھوٹی ثابت ہوئی اور ہر ایک ذلت اس کو نصیب ہوئی۔ ہر طرف سے متروک اور مطعون ہو گیا۔ اور آخر اس پر فالج گرا۔ اور جسم پتھر کی طرح ہو گیا۔ اور غموں کے باعث بالآخر پاگل ہو گیا۔ مارچ ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں بڑی ہی حسرت دکھ اور درد کے ساتھ دنیا سے چل دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"چونکہ میرا اصل کام کسر صلیب ہے۔ سو اس کے مرنے سے ایک بڑا حصہ صلیب کا ٹوٹ گیا کیونکہ وہ تمام دنیا میں اول درجہ پر حامی صلیب تھا۔ جو پیغمبر ہونے کا دعوٰی کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دعا سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور اسلام نابود ہو جائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہو جائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اس کو ہلاک کیا۔ اگر میں اس پر بددعا نہ کرتا اور اس کی ہلاکت کی پیشگوئی شائع نہ کرتا۔ تو اس کا مرنا اسلام کی حقیقت کے لئے کوئی دلیل نہ ٹھہرتا۔ لیکن چونکہ میں نے صدہا اخباروں میں پہلے شائع کروا دیا تھا کہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہو گا۔ میں مسیح موعود ہوں اور ڈوئی کذاب ہے۔ اور بار بار لکھا کہ اس پر یہ دلیل کہ وہ میری زندگی میں ذلت اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ میری زندگی میں ہلاک ہو گیا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۹ و ۸۰)

اس سے زیادہ کھلا کھلا معجزہ اور اس سے بڑھ کر پیشگوئی کے پورا ہونے کا ثبوت کیا ہو گا لیکھرام کی پیشگوئی کے پورا ہونے سے ہندوؤں اور اہل ہند پر حجت قائم کرنا مقصود تھا اور الیگزنڈر ڈوئی کی پیشگوئی میں عیسائیوں پر حجت قائم کرنا مقصود تھا۔ بالخصوص مغربی ممالک کے لوگوں پر۔ امریکہ کے اخبارات نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی تصدیق کی اور سچا ہونے کی گواہی دی۔

امریکہ کے اخبار ٹرتھ سیکر نے لکھا۔

"ظاہری واقعات چیلنج کرنے والے کے زیادہ دیر تک زندہ رہنے کے خلاف تھے مگر وہ جیت گیا۔"

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر ڈوئی سے زیادہ تھی اور وہ آپ کے مقابلہ میں جوان تھا۔

ڈونول گزٹ امریکہ کے اخبار نے اس واقعہ کا ذکر کر کے لکھا۔

"اگر احمد اور ان کے پیرو اس پیشگوئی کو جو چند ماہ ہوئے پوری ہو گئی۔ نہایت صحت نیت کے ساتھ پورے ہونے پر فخر کریں تو ان پر کوئی الزام نہیں۔"

بوسٹن امریکہ کے اخبار ہیرلڈ نے لکھا۔

"ڈوئی کی موت کے بعد ہندوستانی نبی کی شہرت بہت بلند ہو گئی ہے کیونکہ یہ کیا سچ نہیں کہ انہوں نے ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی تھی۔ اور یہ ان کی (مسیح کی) زندگی میں واقع ہوئی۔ ڈوئی کی عمر ۶۵ سال کی تھی اور پیشگوئی کرنے والے کی ۷۵ سال کی۔"

اسی اخبار کے سنڈے ایڈیشن میں جو ۲۳ر جون ۱۹۰۷ء کو شائع ہوا ایک پورا صفحہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی تفاصیل پر شائع کیا گیا۔ حضور کا فوٹو دیکر یہ جلی عنوان دیا۔

GREAT IS MIRZA
GHULAM AHMAD
THE MESSIAH WHO
FORETOLD PATHETIC
END OF DOWIE

یعنی مرزا غلام احمد مسیح (موعود) ایک بڑا انسان ہے۔ اس نے ڈوئی کے حسرتناک انجام کے متعلق پہلے سے پیشگوئی کر دی تھی۔

اس پیشگوئی میں ملاحظہ فرمائیے کس قدر غیب اور قدرت الٰہی کا اظہار ہے کیا کسی جھوٹے اور مفتری انسان کی پیشگوئی بھی جو ایسے زبردست غیب پر مشتمل ہو اور قدرت کی حامل ہو اس صفائی سے پوری ہو سکتی ہے ہرگز نہیں۔ (باقی)

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی

ایک جامع دعا

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت)

مجدد اسلام حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ (ولادت ۸۴۹ھ/۱۴۴۵ء - وفات ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) نے اپنی مشہور تالیف "الجامع الصغیر" میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت سی پُر معارف دعائیں لکھی ہیں۔ ہمارے پیارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء کے افتتاحی خطاب میں ان دعاؤں میں سے تو کا انتخاب کر کے ان کا متن اور با محاورہ اردو ترجمہ اپنی زبان مبارک سے سنایا اور احباب کو پُر زور تحریک فرمائی کہ

"دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو ہمارے حق میں بھی کہ جو آپ کی امت میں سے ہیں قبول کرے۔"

(جلسہ سالانہ کی دعائیں صفحہ ۱)

ذیل میں آنحضور (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ان منتخب احادیث میں سے بطور نمونہ آخری دعا نقل کر دیتا ہوں تا ہمارے دلوں میں دوسری مسنون دعاؤں کے لئے بھی ذوق و شوق کا ولولہ پیدا ہو جائے۔ یہ جامع دعا نہ صرف ہمارے نبی ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب صافی کے مقدس جذبات کی نہایت لطیف پیرایہ میں عکاسی کرتی ہے۔ بلکہ ہر سچے مسلمان کے لئے ایک دائمی تعویذ اور ہر مومن کے روحانی دفاع کا گویا آسمانی قلعہ ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے مبارک الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اَخْشَاکَ
حَتّٰی کَاَنِّیْ اَرَاکَ
وَاَسْعِدْنِیْ بِتَقْوَاکَ
وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِکَ
وَخِرْلِیْ فِیْ قَضَائِکَ
وَبَارِکْ لِیْ فِیْ قَدْرِکَ
حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ
مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ
مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَایَ
فِیْ نَفْسِیْ وَاَمْتِعْنِیْ
بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَ
اجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ
وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ
ظَلَمَنِیْ وَاَرِنِیْ فِیْهِ
ثَارِیْ وَاَقِرَّ بِذٰلِکَ
عَیْنِیْ۔"

(جامع الصغیر للسیوطی جلد ۱ صفحہ ۵۹ ناشر مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد)

ترجمہ: اے میرے اللہ! تو مجھے ایسا بنا کہ تیری خشیت مجھے سب سے زیادہ عطا ہو۔ گویا میں تجھے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے اپنے تقویٰ کی سعادت بخش۔ میں تیری نافرمانی کر کے بدبخت نہ بنوں۔ اور تیری جناب میں جو بہتر تقدیر ہے وہ میرے لئے مقدر کر اور اپنی تقدیر میں میرے لئے برکت رکھ دے۔ یہاں تک کہ میں اس معاملہ کو جلدی نہ چاہوں جس میں تو نے تاخیر رکھ دی۔ اور نہ اس کی تاخیر چاہوں۔ جسے تو نے جلد کرنا پسند فرمایا۔ اے اللہ مجھے استقامت نفس عطا کر اور میری آنکھوں اور کانوں سے مجھے متمتع فرما۔ اور میری نسل کو بھی۔ اور مجھ پر جو ظلم کرے۔ اس کے خلاف تو میری مدد فرما اور جو بدلہ تو اس سے لے وہ مجھے بھی دکھا دے اور اس طرح میری آنکھ کو ٹھنڈک عطا فرما۔"

(جلسہ سالانہ کی دعائیں صفحہ ۱۰)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربیع الاول کا مبارک مہینہ اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۲۷ دار الرحمت شرقی، ربوہ

۳۰ر جنوری ۱۹۷۹ء سے اسلامی سن ہجری کا تیسرا مہینہ ربیع الاول شروع ہو گیا ہے۔ یہ وہ بابرکت و مقدس مہینہ ہے جس میں سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ذات بابرکات کی ولادت باسعادت ہوئی آپ انسانیت کے محسن اعظم اور تاریخ انسانیت کے دھارے کو پھیر دینے والے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب نبیوں میں سب سے افضل و اکمل۔ خاتم النبیین اور لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کے مظہر تھے۔

خالق انسانیت نے آپؐ کے وجود باجود کو اس وقت سے خاتم النبیین قرار دیا جبکہ ابھی حضرت آدمؑ کا وجود میان آب و گل تھا۔

آپؐ کی آمد آمد پر دین فطرت اسلام کی نیو رکھی گئی اور ساری دنیا کے لئے ایک ایسا مکمل ضابطۂ حیات مرتب کیا گیا جو حقوق اللہ اور حقوق العباد پر مبنی اور انسانی زندگی اور آخرت دونوں پر حاوی ہے اور یہ عالمگیر آئین و نظام اس امر کی ضمانت ہے کہ جو بھی اس پر عمل پیرا ہوگا دنیا و آخرت میں فائز المرام ہوگا کیونکہ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔

انسانی زندگی کی غرض و غایت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ بیان فرمائی گئی ہے اور عبادت نام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری کا اور عبادت کا صحیح مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔ توحید کی معرفت عطا کی اور ایک سچے خدا کی طرف راہبری فرمائی۔ آپؐ کی بعثت مبارکہ ایسے وقت میں ہوئی کہ جب خشکی و تری فساد سے ملو تھی۔ اور قرآن کریم کے مطابق ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا منظر تھا۔

آپؐ نے دنیا میں تشریف لا کر سب کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور کسی بگاڑ اور فساد کی اصلاح اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ اصلاح کرنے والا خود اصلاح یافتہ اور پوری طرح ہدایت یافتہ نہ ہو اور پھر اس پاکیزہ انسان کا اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق بھی ہو اور قوت قدسی اس میں پائی جاتی ہو۔ چنانچہ ہمارے پیارے رسول اللہ تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے مقدس و مطہر و استیاز قوت قدسی کے لحاظ سے اکمل و اتم شان کے مالک تھے اور آپؐ میں ایسی روحانی قوت اللہ تعالیٰ نے ودیعت فرمائی کہ جس سے ساری ناپاکیاں دور ہوتیں اور دنیا میں ایک ایسے روحانی نظام کا قیام وجود میں آیا جو رحمت و رافت اور امن و صلح کا گہوارہ ہے اور یہ نظام و آئین اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن کریم کے ذریعہ حضورؐ کی احادیث کی وساطت سے اور حضور پاکؐ کے اسوۂ حسنہ سے ہم تک پہنچا اور یہ پایۂ ناز تعلیم جو انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں رہنما اور روشنی کا مینار ہے رہتی دنیا تک قائم و دائم اور جاری و ساری ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اسے حرز جان بنائے اور اس پر عمل کرے اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ محسن انسانیتؐ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر الٰہی فضل و کرم فرمایا اور اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ فرما کر اپنی تمام نعماء ہمیں اسلام کی صورت میں عطا کیں۔

ربیع الاول کا یہ ماہ مقدس جس کی ۱۲ تاریخ کو محسن انسانیت سرور کائنات رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ایک بار پھر ہمیں یہ یاد دلا رہا ہے کہ ہم سب حسن و احسان میں بے نظیر اس ذات بابرکات کی لائی ہوئی تعلیم آپؐ کے اسوۂ حسنہ اور آپؐ کے فرامین پر پوری طرح عامل ہوں وہ وجود باجود جس نے انسانیت کو پستی سے نکال کر عظمت و رفعت عطا کی۔ اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے انسانوں کو روشنی بخشی دکھی دنیا کو پیغام راحت دیا۔ رسوم و قیود کی زنجیروں کو توڑا۔ جھوٹے خداؤں سے نجات دلائی اور انسانی خداؤں کے ظلم و ستم جبر و تشدد اور خود ساختہ قوانین کے شکنجے سے مخلصی دلائی۔ ۱۲ ربیع الاول کو ہم ہے کہ ہم ان سے محبت و عشق کا دعویٰ کرنے والے اور ان سے وابستگی کا دم بھرنے والے بھی مستفسر ہیں کہ کیا ہم نے پھر سے وہی اطوار تو نہیں اپنائے جن کی اصلاح کے لئے آپ تشریف لائے تھے حضورؐ کا ارشاد ہے:۔

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک اپنے دعوئ ایمان میں صادق نہیں ہو سکتا جب تک وہ میری محبت کو اپنے باپ اپنے بیٹے اور دنیا بھر کے دوسرے لوگوں کی محبت پر ترجیح نہیں دیتے"

اور اسی محبت اور راسخ ایمان کا تقاضا ہے کہ ہم سب اپنے آپ کو ٹٹولیں اور ان خرابیوں اور کوتاہیوں کی نشاندہی کریں کہ جو حضور پاکؐ کے اسوۂ حسنہ آپؐ کی تعلیم اور آپؐ کے احکامات کے مطابق ہیں۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم آپؐ کی تعلیم کو عملی زندگی میں جاری و ساری کریں۔ زبانی دعوے تو محض تعلیاں ہیں اور كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ کی مصداق۔ آج دنیا میں اسلامی قوانین۔ اسلامی اصول۔ اسلامی نظام اسلامی طرز حکومت۔ اسلامی تہذیب اسلامی معاشرت اور اسلامی زندگی کو اپنانے کے لئے بیشتر مساعی بروئے کار لائی جا رہی ہیں اور دنیا کے متعدد مسلم ممالک کی صدائے بازگشت اس امر کی غماز ہے کہ مسلمانوں میں ایک ولولہ اور جذبہ پیدا ہو رہا ہے کہ اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔ لیکن سوال نفاذ کا نہیں ہے سوال صرف یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو حضور پاکؐ سے محبت و عقیدت رکھتا ہے۔ خود اور اپنے ماحول کو عملاً بقدر استطاعت اس رنگ میں رنگین کر رہا ہے جو قرون اولیٰ کے بندگان خدا کا تھا۔ حضور پرنورؐ نے جس کا عملی نمونہ پیش کیا۔ صحابہ کرامؓ کا جو لائحہ عمل تھا۔ ایک حسین و جمیل محبت سے بھرپور۔ کیف آور۔ صلح جو اور عافیت کوش معاشرہ۔ بھائی چارے کی پرلطف فضا۔ محبت و یگانگت کا ماحول امن و سلامتی کا گہوارہ اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو کسی فرد یا قوم کا دعوئ ایمان و ایقان محض سخن سازی ہے کیونکہ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ جو دعوت حق لے کر آیا ہوں اگر کوئی شخص اپنی خواہشات کو اس دعوت پر قربان کر کے پورا مطیع اور فرمانبردار نہیں ہو جاتا تو وہ اپنے ایمان کے دعوے میں جھوٹا ہے۔

یہی وہ لمحہ فکریہ ہے ہر ایک کیلئے اور مقام غور و فکر ہے ہر اس شخص کیلئے جو حضور انورؐ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اگر حضورؐ کے اس مقصد بعثت کو حضورؐ کے ساتھ محبت کرنے اور آپؐ پر ایمان لانے کے مدعی آج پورا نہیں کر رہے تو ان کے اس دعوے میں کوئی صداقت نہیں۔ اور یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صدق دل سے ایمان کے بغیر کوئی کچھ نہیں ہے۔ بانئ جماعت احمدیہ نے کیا خوب فرمایا:۔

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم کیا جائے گا نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہماری محبت کا دعویٰ اور آپؐ کی اطاعت اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ پر مبنی ہے اور اسی ارشاد کے تحت خدا کے فضل و کرم سے ہماری جماعت اپنے موقف پر قائم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:۔

"دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے" (کشتی نوح)

اور ہم سب نے علی وجہ البصیرت خدا تعالیٰ کے پیار کے حسین جلوے مشاہدہ کئے ہیں اور خدا تعالیٰ کی لعنت بھی ان لوگوں پر آسمان سے نازل ہوتی دیکھی ہے کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کیا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذالک۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور فلاح دارین سے نوازے! آمین ثم آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپریم کورٹ نے مسٹر بھٹو اور دیگر چار ملزموں کی اپیلوں کا فیصلہ سنا دیا

مسٹر بھٹو کی اپیل کثرت رائے سے مسترد — سزائے موت کا فیصلہ برقرار

راولپنڈی ۶ فروری۔ پاکستان کی سپریم کورٹ نے اپنے اکثریتی فیصلے میں سابق وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور چار دیگر ملزموں کی نواب محمد احمد خاں قتل کیس میں لاہور ہائی کورٹ کے سزائے موت کے فیصلے کے خلاف اپیلیں مسترد کر دیں۔ تفصیلات کے مطابق مسٹر بھٹو اور میاں محمد عباس کی اپیل اکثریتی فیصلے کے ذریعے مسترد کی گئی ہے جبکہ صوفی غلام مصطفیٰ، ارشد اقبال اور رانا افتخار کی اپیلیں متفقہ طور پر مسترد کی گئیں اور لاہور ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی سزائے موت کی توثیق کر دی ہے۔ کورٹ کے متفقہ فیصلے کے مطابق ملزمان غلام مصطفیٰ، ارشد اقبال اور رانا افتخار کے معاملے میں دفعہ ۳۰۱ ت پ کا اطلاق نہیں ہوگا۔ اسی طرح مسٹر بھٹو کے معاملے میں بھی دفعہ ۳۰۱ ت پ کا اطلاق نہیں ہوگا۔

چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایس انوار الحق نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ اکثریتی فیصلے کے مطابق مسٹر بھٹو کی اپیل مسترد کی جاتی ہے۔ اور لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے سزائے موت بحال رکھی جاتی ہے۔ ماسوائے اس کے کہ دفعہ ۳۰۱ ت پ کا اطلاق نہیں ہوگا۔

میاں محمد عباس کالعدم ایف ایس ایف کے سابق ڈائریکٹر (آپریشنز) کے بارے میں فیصلہ سناتے ہوئے کہا گیا کہ کثرت رائے کے مطابق میاں محمد عباس کی اپیل بھی مسترد کی جاتی ہے اور لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے سزائے موت بحال رکھی جاتی ہے۔ ماسوائے اس کے کہ دفعہ ۳۰۱ ت پ کا اطلاق نہیں ہوگا۔

غلام مصطفیٰ، ارشد اقبال اور رانا افتخار کے بارے میں فیصلے میں کہا گیا کہ عدالت کی متفقہ رائے کے مطابق ان تینوں ملزموں کی اپیلیں مسترد کی جاتی ہیں اور لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے سزائے موت بحال رکھی جاتی ہے لیکن غلام مصطفیٰ پر دفعہ ۳۰۱ ت پ کا اطلاق نہیں ہوگا۔

سپریم کورٹ کا فیصلہ ۸۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ فیصلہ چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایس انوار الحق نے لکھا ہے اور مسٹر جسٹس محمد اکرم، مسٹر جسٹس کرم الٰہی چوہان اور مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے مسٹر بھٹو کی اپیل کے بارے میں چیف جسٹس کے فیصلے سے اتفاق کیا ہے۔ مسٹر جسٹس دراب پٹیل نے فیصلے سے اختلاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اپیل کنندگان مسٹر بھٹو اور میاں محمد عباس کی اپیلیں منظور کر لی جائیں اور ہائی کورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جائے اور یہ دونوں ملزم اگر کسی دوسرے مقدمے میں مطلوب نہ ہوں تو فوری طور پر رہا کر دیئے جائیں۔ تاہم مسٹر جسٹس دراب پٹیل نے باقی تین ملزموں غلام مصطفیٰ، ارشد اقبال اور رانا افتخار کی اپیلیں مسترد کرنے اور ہائی کورٹ کی سزا بحال رکھنے کے فیصلے سے اتفاق کیا ہے۔

مسٹر جسٹس صفدر شاہ نے اپنے اختلافی نوٹ میں تجویز کیا ہے کہ مسٹر بھٹو اور میاں محمد عباس کی اپیلیں منظور کر لی جائیں اور اگر وہ کسی اور مقدمے میں ماخوذ نہ ہوں تو انہیں فوری طور پر رہا کر دیا جائے۔ مسٹر جسٹس محمد حلیم نے بھی مسٹر جسٹس صفدر شاہ سے اتفاق کیا تاہم باقی تین مجرموں کے بارے میں انہوں نے سپریم کورٹ کے دیگر ججوں کے فیصلے سے اتفاق کیا۔

اس طویل فیصلے کا ضروری حصہ چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایس انوار الحق نے پڑھ کر سنایا۔ اس وقت کمرہ عدالت ملکی و غیر ملکی اخباری نمائندوں، عام لوگوں اور وکلاء سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مسٹر بھٹو کے سینئر وکیل مسٹر یحییٰ بختیار، ایڈووکیٹ آن ریکارڈ مسٹر افضل صدیقی، استغاثہ کے ایڈووکیٹ آن ریکارڈ مسٹر ایم اے رحمٰن بھی عدالت میں موجود تھے۔ سپریم کورٹ کا فل بنچ چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایس انوار الحق، مسٹر جسٹس محمد اکرم، مسٹر جسٹس کرم الٰہی چوہان، مسٹر جسٹس صفدر شاہ، مسٹر جسٹس دراب پٹیل، مسٹر جسٹس محمد حلیم اور ڈاکٹر نسیم حسن شاہ پر مشتمل ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۷ فروری ۱۹۷۹ء)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

انعامی وظائف و شرائط سکالرشپ برائے اعلیٰ تعلیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء کے موقع پر اعلیٰ تعلیم کے لئے انعامی وظائف کا اعلان فرمایا تھا۔ ان میں سے دو open Merit Scholarships ہیں۔ جن کے لئے ہر پاکستانی طالبعلم بلا تفریق مذہب و ملت درخواست بھجوا سکتا ہے اور دو وظائف صرف ان طلباء کیلئے ہیں جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

گزشتہ سال ۱۹۷۸ء کے فیصلے کے مطابق ایک open Merit Scholarship جاری کیا جا چکا ہے جو امسال بھی جاری رہے گا۔

لہٰذا امسال ۱۹۷۹ء میں صرف ایک open Merit Scholarship پاکستانی طالبعلم کو ہی دیا جا سکتا ہے اور دو وظائف مخصوص طور پر احمدی طلباء کو دیئے جا سکتے ہیں۔

ان انعامی وظائف کے لئے درخواستیں مع مکمل کوائف (فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ) ۳۰ اپریل ۱۹۷۹ء تک بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ آجانی چاہئیں۔ احمدی طلباء کے لئے ضروری ہوگا کہ اپنے امیر صاحب ضلع یا امیر صاحب جماعت مقامی کے توسط سے درخواستیں بھجوائیں۔

شرائط سکالرشپ مندرجہ ذیل ہوں گی:

(۱) یہ سکالرشپس صرف ان طالبعلموں کے لئے ہوں گے جنہوں نے ۱۹۷۷ء یا ۱۹۷۸ء میں ایم اے/ایم ایس سی Very High First Class میں پاس کیا ہوگا۔

(۲) ہر سکالرشپ کی رقم مبلغ ساٹھ پونڈ ماہوار یا اس کے متبادل غیر ملکی کرنسی ہوگی۔ اس سے زائد جو بھی تعلیم حاصل کرنے کے اخراجات ہوں گے وہ سکالرشپ حاصل کرنے والے کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ Sponsorship لینے کی ذمہ داری بھی خود امیدوار کی ہوگی۔

(۳) پاکستان سے باہر جانے اور واپسی کے لئے کوئی سفر خرچ کی رقم نہیں دی جائے گی۔

(۴) منتخب امیدوار سکالرشپ کے حقدار اسی وقت متصور ہوں گے جب وہ باقاعدہ طور پر کسی بیرونی معیاری یونیورسٹی (Accredited institution) میں داخلہ لے چکے ہوں گے اور داخلہ کی تصدیق نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوائیں گے۔ داخلہ حاصل کرنے کی سب کارروائی امیدوار کو خود کرنا ہوگی۔

(۵) ربوہ میں انٹرویو کی خاطر آنے کی خاطر کوئی سفر خرچ نہیں دیا جائے گا۔

(۶) نامکمل اور مقررہ وقت کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ فیروز جان عمر ۷۰ سال مورخہ ۲۸/۱/۷۹ کو راولپنڈی میں وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر کی توفیق دے۔

(فتح محمد نقیب مسجد احمدیہ واہ کینٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری ایک بہو عزیزہ شاہدہ بیگم بعارضہ بلڈ پریشر شدید طور پر بیمار ہیں اور فیصل ہسپتال گوجرانوالہ میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سے عاجزانہ التماس ہے کہ عزیزہ کی شفاء کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں تا مولیٰ کریم اس پر فضل کرے۔ آمین۔ (شیخ محمد عنایت اللہ انور بالمقابل ریلوے سٹیشن مریدکے ضلع شیخوپورہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ بعارضہ اعصابی کمزوری تین سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ (ناصر احمد ظفر گارڈ۔ خانیوال)

۳۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم میری تمام اولاد کو نہایت نیک، خادم دین، صاحب اقبال بنائے اور ہمیشہ خلافت احمدیہ حقہ سے وابستہ رکھے۔ آمین

(احقر عبدالرحمٰن صابر۔ کرشن نگر گلی ۱۔ گوجرانوالہ)

فہرست صدقہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم دسمبر ۷۸ء تا ۱۰ جنوری ۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱ - صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب چپ بورڈ فیکٹری جہلم ۱۰۰—۰۰

۲ - چوہدری سراج دین صاحب ربوہ ۱۰۰—۰۰

۳ - داؤد احمد صاحب " ۱۰—۰۰

۴ - شیخ علیم الدین صاحب کریم نگر فیصل آباد ۵۰—۰۰

۵ - " رفیق احمد صاحب طاہر سرگودھا ۵۰—۰۰

۶ - آصف محمود صاحب ربوہ ۲۷—۰۰

۷ - صالحہ قانتہ صاحبہ اہلیہ قاضی رشید احمد صاحب بھٹی راولپنڈی ۵۰—۰۰

۸ - ملک فضل حق صاحب گلشن اقبال کراچی ۲۰—۰۰

۹ - بیگم صاحبہ محمد اشفاق صاحب گوندل گوجرانوالہ ۵۰—۰۰

۱۰ - خواجہ نذیر احمد صاحب P.E.C.H.S. کراچی ۲۱—۰۰

۱۱ - بشریٰ سعید صاحبہ منجانب رحمت بی بی صاحبہ مرحومہ کھاریاں ۵۰—۰۰

۱۲ - ملک عبداللہ خان صاحب ڈسکہ ۱۰—۰۰

۱۳ - ملک عبدالمجید صاحب گولبازار ربوہ ۱۵—۰۰

۱۴ - چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بذریعہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ربوہ ۱۵۰—۰۰

۱۵ - رشیدہ بیگم صاحبہ بذریعہ ہمشیرہ طیبہ صاحبہ ربوہ ۱۰—۰۰

۱۶ - مینیجر صاحب PIA ربوہ ۵۰—۰۰

۱۷ - بیگم صاحبہ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ ربوہ ۵۰—۰۰

۱۸ - سی۔اے رحمان صاحب مال مینشن لاہور ۵۰—۰۰

۱۹ - چوہدری بشیر احمد صاحب بُٹر نارنگ منڈی ۲۶۷—۰۰

۲۰ - " شاہد بشیر صاحب بُٹر " ۲۶۷—۰۰

۲۱ - " ساجد بشیر صاحب بُٹر " ۲۶۶—۰۰

۲۲ - ناصر علی صاحب ایس ایم ای دادو سندھ ۱۰—۰۰

۲۳ - عبدالغنی صاحب بھٹی ایم اے کوئٹہ ۱۵۰—۰۰

۲۴ - نجیب بٹ صاحب c/o ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بٹ ضلع نواب شاہ ۵۰—۰۰

۲۵ - میاں محمد فاضل صاحب ایبٹ آباد ۳۰—۰۰

۲۶ - حبیب الرحمٰن صاحب صدیقی صدر بازار راولپنڈی ۲۰—۰۰

۲۷ - زاہد خالد صاحبہ دارالصدر شرقی ربوہ ۱۰—۰۰

۲۸ - ملک عبدالوہاب صاحب ربوہ ۵۰—۰۰

۲۹ - عزیزہ فریدہ صاحبہ رصفیہ بیگم صاحبہ بذریعہ شیخ مبارک احمد صاحب ربوہ ۵۰—۰۰

۳۰ - شمس اے شیخ صاحب ولد کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی ۵۰—۰۰

۳۱ - اہلیہ صاحبہ مرزا عبدالحمید صاحب ربوہ ۱۵—۰۰

۳۲ - مسز ظفر ملک صاحبہ " ۱۰—۰۰

۳۳ - عنایت بیگم صاحبہ سانگلہ ہل ۳۴—۰۰

۳۴ - طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد ۱۰—۰۰

۳۵ - مسز اللہ داد خان صاحب گجرات ۵۰—۰۰

۳۶ - مبارک احمد صاحب قریشی حاجی پورہ سیالکوٹ ۲۰—۰۰

۳۷ - عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد الدین صاحب بی اے حجبرٹیال ۱۰۰—۰۰

۳۸ - مسز نثار حسین صاحب گلبرگ لاہور ۶۰—۰۰

۳۹ - ماڈرن موٹرز کراچی ۵۰—۰۰

۴۰ - رسولی بی بی صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۵۰—۰۰

۴۱ - بشریٰ اعجاز صاحبہ " " ۲۰—۰۰

۴۲ - عبدالسلام احمد صاحب ڈسپنسر نشتر ہسپتال ملتان ۱۰—۰۰

۴۳ - بیگم فاروق چوہدری صاحب گلبرگ لاہور ۶۰—۰۰

۴۴ - مرزا محمد اسلم صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۵۰—۰۰

۴۵ - ملک حمید اللہ صاحب ڈسکہ ۲۰—۰۰

۴۶ - چوہدری عبداللطیف صاحب چک 102/6-R بہاولنگر ۱۰—۰۰

۴۷ - ڈاکٹر ارشد محمود صاحب آف ملتان ۵۰—۰۰

۴۸ - صاحبزادہ انیس احمد صاحب ٹوپی ضلع مردان ۵۰—۰۰

۴۹ - مبارک سنز ملتان ۵۰—۰۰

۵۰ - تنویر مرزا صاحب محمد نگر لاہور ۱۰۰—۰۰

۵۱ - بیگم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی مرحوم راولپنڈی ۲۵—۰۰

۵۲ - امۃ الصبور صاحبہ گلگشت ملتان ۵۰—۰۰

۵۳ - خالد احمد صاحب c/o فضل حسین صاحب چونترہ راولپنڈی ۵۰—۰۰

۵۴ - حامد جاوید صاحب بذریعہ چوہدری مراد علی صاحب دوبئی ۲۰—۰۰

۵۵ - حکیم سراج دین صاحب شاہ پور تحصیل شکرگڑھ ۲۰—۰۰

۵۶ - بیگم صاحبہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف پشاور ۳۰—۰۰

۵۷ - بیگم صاحبہ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب آف امریکہ ۵۰—۰۰

۵۸ - طارق جاوید سیال صاحب نیو گارڈن ٹاؤن لاہور ۱۰—۰۰

۵۹ - اسد رشید خان صاحب مغلپورہ مجاہد آباد ۵۰—۰۰

۶۰ - بیگم صاحبہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب گلگشت ملتان ۲۵—۰۰

۶۱ - امۃ القیوم محمود صاحبہ پشاور ۲۵—۰۰

۶۲ - سید محمد احمد صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین ۵۰—۰۰

۶۳ - چوہدری ناصر محمد صاحب سیال " " ۵۰—۰۰

۶۴ - کریم احمد رانا صاحب " " ۵۰—۰۰

۶۵ - فیض احمد صاحب ظفر " " ۱۲—۰۰

۶۶ - منور احمد خان صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ ۱۰—۰۰

۶۷ - رسول بی بی صاحبہ اہلیہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب لاہور ۲۰۰—۰۰

۶۸ - چوہدری عبدالحق صاحب سکرنڈ ضلع نواب شاہ ۵۰—۰۰

۶۹ - " محمد شفیع صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی ۲۰—۰۰

۷۰ - مسز ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب منجانب بچگان جاپان حال ربوہ ۵۰—۰۰

۷۱ - ملک سعید احمد صاحب لاہور ۳۰—۰۰

۷۲ - فاطمہ بی بی صاحبہ سوک کلاں ۵۰—۰۰

۷۳ - انور حکیم صاحب c/o پرنسپل کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد ۵۰—۰۰

۷۴ - روبینہ رحمت صاحبہ دارالبرکات ربوہ ۱۰—۰۰

۷۵ - امۃ الرشید صاحبہ باندھی ۱۰۰—۰۰

۷۶ - رشید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ فتح محمد ضلع سانگھڑ ۵۰—۰۰

۷۷ - محفوظ احمد صاحب چک ۱۰۲/۶۲ ضلع شیخوپورہ ۵۰—۰۰

۷۸ - رشیدہ بیگم صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ ۲۰—۰۰

۷۹ - ٹھیکیدار ولی محمد صاحب " ۱۰—۰۰

۸۰ - بیگم صاحبہ خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم دارالیمن ربوہ ۲۰—۰۰

۸۱ - سعیدہ احسن صاحبہ ربوہ ۱۰—۰۰

۸۲ - بچگان عبدالمنان صاحب زرگر گولبازار ربوہ ۵۰—۰۰

۸۳ - بیگم صاحبہ " " " " " ۵۰—۰۰

۸۴ - عبدالمنان صاحب زرگر " " ۵۰—۰۰

۸۵ - بشارت احمد صاحب بذریعہ آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ ۴۵۰—۰۰

۸۶ - محمد یوسف صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۱۰—۰۰

۸۷ - سہیل احمد صاحب دارالصدر " ۶۰—۰۰

۸۸ - چوہدری جاوید احمد مبارک احمد صاحبان لطیف آباد حیدرآباد ۲۰—۰۰

۸۹ - داؤد احمد صاحب ربوہ ۱۰—۰۰

۹۰ - منیر احمد صاحب شاہی بازار بدین ۵۰—۰۰

۹۱ - میاں اللہ بخش صاحب واہ کینٹ ۱۰—۰۰

۹۲ - بیگم ظفر اقبال صاحب " " ۵۰—۰۰

۹۳ - ملک محمد افضل صاحب و والدہ صاحب ملک برکت علی صاحب " ۱۰۰—۰۰

۹۴ - ملک اعجاز احمد صاحب " ۱۰—۰۰

۹۵ - نذیر احمد صاحب قریشی " ۱۰۰—۰۰

(باقی)

پاکستان میں زکوٰۃ اور عُشر کا نظام نافذ کر دیا گیا

چوری، زنا، شراب نوشی اور بہتان تراشی پر شرعی سزائیں دی جائینگی

زرعی اراضی پر پانچ فیصد عُشر۔ مالیہ ختم کر دیا گیا

راولپنڈی۔ ۱۰ فروری۔ آج صبح قومی اسمبلی کی عمارت میں صدرِ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان میں زکوٰۃ اور عشر کا نظام نافذ کیا جا رہا ہے۔ مالیہ ختم کر دیا جائے گا اور زرعی اراضی پر پانچ فیصد عشر وصول کیا جائے گا۔ چوری، زنا، شراب نوشی اور بہتان تراشی پر شرعی سزائیں دی جایا کریں گی اور آئندہ ان جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو سنگسار کرنے، ہاتھ کاٹنے اور کوڑے مارنے کی سزائیں دی جایا کریں گی۔ زکوٰۃ اور عشر کا نظام یکم جولائی ۱۹۷۹ء سے نافذ ہو گا۔ بنکوں میں جمع شدہ ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد رقوم پر زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ فنانس کارپوریشن، این آئی ٹی یونٹ اور سرمایہ کاری کارپوریشن میں سرمایہ کاری پر سود کا نظام ختم ہو جائے گا آئندہ مکانات کی تعمیر کے لئے جو قرضے دیئے جائیں گے ان کی زیادہ سے زیادہ مالیت ایک لاکھ روپے ہو گی اور کرائے میں شراکت کی بناء پر بیس سال کے اندر ان کی وصولی کی جائے گی۔ اس طرح قرض حاصل کرنے والوں کو ایک لاکھ چھ ہزار سودی روپے کی بچت ہو گی۔ ایک زکوٰۃ فنڈ قائم کیا گیا ہے جس میں ابتدائی سرمائے کے طور پر پاکستان کی حکومت اور سعودی عرب کے فرمانروا، ولی عہد اور متحدہ عرب امارات کے صدر نے دو ارب ۲۵ کروڑ روپے کے عطیات دیئے ہیں۔ زکوٰۃ جمع کرنے اور اسے خرچ کرنے کے لئے دیہات، محلوں اور مقامی طور پر دیہی، محلہ، تحصیل، شہری، ضلعی، صوبائی اور مرکزی سطح پر کونسلیں قائم کی جائیں گی۔ صوبوں میں زکوٰۃ فنڈ کا انتظام کرنے کے لئے ناظم اور مرکز میں ایڈمنسٹریٹر جنرل مقرر کئے جائیں گے۔

زکوٰۃ اور عُشر کے نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں جو صدارتی حکم تیار کیا گیا ہے اس کا مسودہ رائے عامہ معلوم کرنے کیلئے مشتہر کر دیا گیا ہے اور اس پر ۳۰ اپریل ۱۹۷۹ء تک آراء طلب کی گئی ہیں۔

صدرِ مملکت کی تقریر کے بعض دیگر اہم نکات یہ ہیں:۔

(۱) یوم میلاد النبی کی خوشی میں تمام قیدیوں کی سزاؤں میں ایک ایک ماہ کی تخفیف کر دی گئی ہے (۲) تعلیمی پالیسی میں تبدیلی کی جائے گی ذریعہ تعلیم اردو ہو گا (۳) ریڈیو اور ٹیلیویژن کے پروگراموں میں بھی اہم تبدیلی کی جائے گی (۴) آئندہ کوئی صنعتی ادارہ معقول معاوضہ ادا کئے بغیر قومی ملکیت میں نہیں لیا جائے گا (۵) پولیس کے لئے ایک جامع ضابطہ اخلاق مرتب کیا جائے گا (۶) تمام پاکستانیوں کیلئے بعض استثناؤں کے ساتھ شراب کی مکمل ممانعت ہو گی (۷) ملک کا اقتصادی نظام غیر سودی معیشت کی بنیاد پر از سرِ نو وضع کیا جائے گا۔

صدر نے مندرجہ بالا نظام کے نفاذ کیلئے فوری طور پر ایک حکم اور پانچ آرڈیننس جاری کئے ہیں۔

(امروز ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی بھاوجہ محترمہ عقیلہ خاتون صاحبہ اہلیہ برادرم مکرم قریشی قمر احمد صاحب بریلوی (سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور) ۲۲ جنوری ۱۹۷۹ء کو قریباً ۶۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۲۳ جنوری بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے (ناظر بیت المال آمد و پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ) نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے ایک بیٹی غیر شادی شدہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کرے اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

(قریشی محمد یوسف بریلوی۔ دار البرکات۔ دار الصدر۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ اب ختم ہونے والا ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ ختم ہو رہا ہے جس کی آخری تاریخ ۲۸ تبلیغ / فروری ہے۔ میں تمام امراء اضلاع سے درخواست کرتا ہوں کہ ان ایام میں وہ وصولی کے لئے پُر زور مہم چلائیں تا کہ آپ کے حلقہ میں کوئی بقایا دار نہ رہ جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِطلاع

جائیداد کی خرید و فروخت میں کئی قسم کے فراڈ اور دھوکے ہوتے ہیں اُن سے بچنے کیلئے ہم سے رجوع کریں۔

فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی

سمن آباد (بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ)

فیصل آباد

فون نمبر دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں

گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ

مشیر قانونی۔ محمود احمد قمر ایڈووکیٹ

لاہور میں

مکان باقبضہ برائے فوری فروخت

مسجد احمدیہ دار الذکر لاہور کے بالکل نزدیک ایک مکان نو تعمیر شدہ جگہ سات مرلے فلش وغیرہ باقبضہ برائے فوری فروخت ہے۔ خواہش مند حضرات خاکسار سے فوری رابطہ فرمائیں۔

ملک منور احمد جاوید

فون نمبر ۳۳۱۱۱۳ لاہور

گمشدہ عینک

میری نظر کی عینک جس کے دونوں شیشے ڈبل ہیں اور کور سیاہ رنگ کا ہے ۹ فروری کو محلہ دار الیمن سے دار الصدر شرقی آتے ہوئے گر گئی ہے جس کسی کو ملی ہو خاکسار کو درج ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دے۔

(ماسٹر) حمید احمد سنیاسی۔ کوارٹر ۲۶

صدر انجمن احمدیہ۔ محلہ دار الصدر شرقی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴